

ستمبر 2015ء میں پست ترین ہونے کے بعد سال بسال عمومی مہنگائی (CPI) اور مڈتی اوسط مہنگائی دونوں میں اضافے کا رجحان ہے۔ سال بسال مہنگائی ستمبر 2015ء میں 1.3 فیصد تھی جو کہ بڑھ کر مارچ 2016ء میں 3.9 فیصد ہو گئی۔ جبکہ مڈتی اوسط مہنگائی اس عرصہ کے دوران 1.7 فیصد سے 2.6 فیصد ہو گئی۔ اسی طرح، سال بسال بنیادی (core) مہنگائی میں بھی اضافے کا رجحان دیکھا گیا، بنیادی مہنگائی کے غیر غذائی غیر توانائی (NFNE) پیمانے میں مسلسل پانچویں ماہ اور تراشیدہ اوسط (trimmed mean) پیمانے میں مسلسل تیسرے ماہ اضافہ ہوا۔ تاہم مہنگائی میں یہ اضافہ متوقع تھا، اور مالی سال کے بقیہ مہینوں کے لیے مہنگائی کی سازگار صورتحال بڑی حد تک برقرار رہے گی۔

تاہم مہنگائی کے یہ رجحانات مجموعی طلب میں اضافے کی علامت ہیں جبکہ امن و امان کی صورتحال اور حقیقی آمدنیوں میں بہتری آئی ہے۔ اس امر کی عکاسی پائیدار صارفین کی بڑھتی ہوئی طلب، تعمیراتی سرگرمیوں میں اضافے اور خدمات کے شعبے میں توسیع سے ہوتی ہے۔ معین سرمایہ کاریوں میں مسلسل پانچویں سہ ماہی میں اضافہ قابل ذکر ہے۔ صارفین کے مثبت احساسات اور اضافی قرضوں کی شرحوں (incremental lending rates) کے نمایاں پست ہونے کی بدولت توقع ہے کہ نجی شعبے کے قرضے مالی سال 16ء کے اختتام پر مالی سال 15ء کے مقابلے میں بلند سطح پر ہوں گے۔

اس کے ساتھ ساتھ بہتر کاروباری احساسات، خام مال کی کم قیمتوں اور توانائی کی دستیابی میں بہتری کے ساتھ رسد کی صورت حال بھی بہتر ہوئی ہے۔ جولائی تا جنوری مالی سال 16ء کے دوران بڑے پیمانے کی اشیا سازی (LSM) میں 4.1 فیصد نمو ہوئی جس میں گاڑیوں، سیمنٹ اور کھاد کے شعبے کا حصہ زیادہ تھا جبکہ جولائی تا جنوری مالی سال 15ء میں یہ 2.5 فیصد بڑھی تھی۔ توقع ہے کہ فولاد، کاغذ اور گتے کے شعبے جاتی مسائل اور ٹیکسٹائل کی کمزور کارکردگی کے باوجود بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں بہتری اور صنعتی نمو کے رجحانات میں تسلسل رہے گا۔ مزید برآں، اہم غذائی اشیا کے بھاری ذخائر اور فروری 2016ء میں تیل کی پست قیمتوں کی صارفین کو منتقلی کے باعث توقع ہے کہ مہنگائی میں کمی کے لیے دباؤ برقرار رہے گا۔ اعتماد صارف کے آئی بی اے ایس بی پی سروے کے تازہ ترین نتائج میں مہنگائی کی توقعات میں کمی سے بھی اس بات کی تصدیق ہوتی ہے۔

مذکورہ تبدیلیوں کی بیرونی میں بازار زر اور بازار مبادلہ دونوں میں حالیہ مہینوں کے دوران قدرے اطمینان دیکھا گیا۔ تیل کی پست قیمتوں، ترسیلات زر اور نسبتاً پرسکون بین الاقوامی سرمایہ منڈیوں کی بدولت بازار مبادلہ کے احساسات بہتر ہوئے۔ اس کے نتیجے میں جنوری 2016ء کی زری پالیسی کے بعد والی مدت میں پاکستانی روپیہ انٹرنیٹ مارکیٹ میں مستحکم رہا۔

بازار زر کے شبینہ ریپورٹ (overnight repo rate) میں اتار چڑھاؤ محدود رہا۔ جنوری 2016ء کی زری پالیسی کے بعد کی مدت میں بہ وزن اوسط شبینہ ریپورٹ پالیسی ریٹ سے 3 پیسے پوائنٹ زائد رہا، جبکہ نومبر 2015ء کی زری پالیسی کے بعد کی مدت میں یہ پالیسی ریٹ سے 21 پیسے پوائنٹ زائد تھا۔ چنانچہ کابور (KIBOR) اور مارکیٹ کی شرح سود کم ہو چکی ہیں جس سے طویل عرصہ تک کے لیے پست مہنگائی کی توقعات کا اظہار ہوتا ہے۔ تاہم مارکیٹ کی سیالیت کی ضروریات اس بنا پر بڑھ گئیں کہ حکومت اسٹیٹ بینک سے لیے گئے قرضے کی واپسی کا رجحان مسلسل ظاہر کر رہی ہے اور اس واپسی کے لیے وہ جدولی بینکوں سے قرض گیری بڑھا رہی ہے، جبکہ نجی شعبے کی قرضے کی ضروریات بھی نسبتاً بلند ہیں۔

ترقیاتی اخراجات میں اضافے کے باوجود مالی سال 16ء کی پہلی ششماہی میں مالیاتی خسارہ قابو میں رہا۔ یہ بہتری اخراجات جاریہ کو محدود کرنے اور ٹیکس محاصل میں تیزی سے اضافے کی بنا پر آئی۔ مالی سال 16ء کی پہلی ششماہی کے دوران وفاقی ٹیکس محاصل میں 14.6 فیصد اضافہ درج ہوا جبکہ مالی سال 15ء کی پہلی ششماہی میں یہ اضافہ صرف 3.9 فیصد رہا تھا۔

جہاں تک تجارتی توازن کا تعلق ہے تو تیل کے درآمدی حجم میں اضافے کے ساتھ ساتھ مشینری اور ٹرانسپورٹ آلات کی بلند درآمد سے قطع نظر جولائی تا فروری م س 16ء کے دوران تجارتی توازن گذشتہ سال کی سطح پر ہی رہا۔ کچھ عرصہ سے مشینری کی درآمد بڑھنے اور ملکی حالات میں بہتری کے باوجود برآمدات بدستور گر رہی ہیں۔ تاہم، ترسیلات زر میں معتدل نمو کے نتیجے میں جاری حسابات کے خسارے میں معمولی کمی واقع ہوئی۔ بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کی آمد میں خالص اضافے، اور مالی سال 16ء کے جولائی تا فروری عرصہ کے دوران ملنے والی خالص بیرونی امداد سے سرمایہ اور مالی کھاتہ کم و بیش گذشتہ سال ہی کی سطح پر رہا۔ چنانچہ ان تبدیلیوں کے باعث اس مدت کے دوران ادائیگیوں کے مجموعی توازن میں فاضل رقم آئی اور زرمبادلہ کے سرکاری ذخائر میں شامل ہوئی۔ توقع ہے کہ یہ رجحانات برقرار رہیں گے اور اس لیے مالی سال 16ء کے بقیہ مہینوں میں ادائیگیوں کے توازن کی صورتحال مثبت رہے گی۔ تاہم نجی سرمائے کی پست آمد بیرونی شعبے کی وسط مدتی پائیداری کے لیے چیلنج بن سکتی ہے۔

بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کے لیے کئی خوش آئند امکانات موجود ہیں مثلاً موجودہ کئی معاشی استحکام، امن و امان کی بہتر صورتحال، پاک چین اقتصادی شاہراہ کے سلسلے میں سرمایہ کاری۔ تاہم برآمداتی وصولیوں میں تخفیف پریشان کن ہے۔ عالمی تجارت میں عمومی کمزوری سے یہ پریشانی مزید بڑھ جائے گی۔ چنانچہ مصنوعات میں بہتر اضافہ قدر کے لیے جن مواقع کی ضرورت ہوتی ہے، موجودہ بہتر ملکی حالات وہ مواقع فراہم کرتے ہیں، نیز ان سے فائدہ اٹھا کر مصنوعات اور منڈیوں میں متنوع لایا جاسکتا ہے تاکہ برآمدات میں مستحکم نمو حاصل کی جاسکے۔

مذکورہ بالا کے پیش نظر اسٹیٹ بینک آف پاکستان کی زرعی پالیسی کمیٹی نے پالیسی ریٹ 6.0 فیصد برقرار رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔